موسم گرما

سورج تپش اُگلتا ہے
لُو کا جھونکا چلتا ہے
موسم گرما جلتا ہے
برف کا جسم پگھلتا ہے
چھاؤں کی خاطر ہر پکشی
چونچ پسارے پھرتا ہے
کہیں ندی، تالاب کے پاس
گاؤں کا ریوڑ رہتا ہے
سب کو شام کی چاہت میں
دن ویران سا لگتا ہے
رات گزرتی ہے فوراً
دن مشکل سے ڈھلتا ہے
شاخیں مرجھا جاتی ہیں
مالی کا دل جلتا ہے
عالیشان مکانوں میں
ہر دم کولر چلتا ہے
اس رت میں ہر روز شکیل
جل سے پیالہ بھرتا ہے
بیٹھ کے ہر پکشی جس پر
اپنی پیاس بجھاتا ہے
کڑی دھوپ میں ایک کسان
کھیتوں میں ہل دھرتا ہے

عبدالرزاق دلؔ کھولا پوری

کھولا پور، امراوتی (مہاراشٹر)

گرمی آئی

گرمی آئی گرمی آئی
اس سے بھی کیا ڈرنا بھائی
بھاپ سے اِس کی بادل بنتے
رحمت بن کر ہیں جو برستے
پانی کم ہے تو کیا غم ہے
پانی سے کیا ککڑی کم ہے
جب سورج گرمی برسائے
راحت دیں پیڑوں کے سائے
عبداللہ آئس کونیں کھائیں
بن اے سی کے رہ نہ پائیں
سارے چوپایوں کو غم ہیں
ہریالی کے منظر کم ہیں
اِس میں فصلیں پک جاتی ہیں
بہتی ندیاں تھم جاتی ہیں
اس گرمی سے جو اُکتائے
وہ شملہ کو جاکر آئے
گرمی کے روزے رکھ شادابؔ
عقبیٰ میں ہو جائے گا سُرخاب

الیاس احمد انصاری شادابؔ

عطار گلی، مومن پورہ، اکولہ (مہاراشٹر)